میں نے وہ چٹھی بھی بھائی صاحب کو دیدی۔ بھائی صاحب نے کہا۔ کہ میرا خیال ہے۔ کہ یہ جگہ ٹھیک ہے۔ میں نے کہا پھر حضور کو لکھدو۔ حضور کو اطلاع دیدی گئی۔ میں پانچ دس روز کی چھٹی لیکر آگیا۔ حضور کو خیال تو تھا ہی آپ نے مرزا یعقوب بیگ صاحب سے کہا۔ کہ اس طرح ضرورت ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔

انہوں نے جواب دیا۔ کہ حضور میرا جان و مال آپ پر قربان ہے۔ حضور کو اختیار ہے۔ جو حضور کی مرضی ہے کریں۔ پھر حضرت صاحب نے مفتی صاحب سے کہا

کہ ناصر شاہ سے کہدو کہ انہوں نے منظور کر لیا ہے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔ اور شاہ صاحب بھی آئے ہوئے۔ بہتر ہے کہ نکاح ہو جائے

غرض نکاح ہو گیا۔ نکاح کے بعد یا تو ایک اولاد بھی نہ ہوتی تھی۔ یا پھر خدا کے فضل سے دس بچے ہوئے اس وقت چار لڑکے اور دو لڑکیاں موجود ہیں تین چار بچے فوت بھی ہو گئے ہیں۔

یہ حضور کی دعاؤں اور کوشش کا نتیجہ ہے۔

شاہ صاحب کا قادیان میں مکان بنوانا

غالباً ۱۸۹۸ یا ۹۹ء کا واقعہ ہے۔ میں قادیان میں آیا اس زمانے میں شیخ یعقوب علی صاحب کے مکان کی زمین صرف خرید کی گئی تھی۔ اور ابھی مکان تعمیر نہیں ہوا تھا۔ حکیم فضل الدین صاحب نے فرمایا کہ شاہ صاحب! آپ نے مکان تو بنانا ہی ہے۔ اس وقت کوڑیوں کے مول زمین ملتی ہے۔ خرید لیں۔ شیخ یعقوب علی صاحب کے مکان سے دو مکان چھوڑ کر ایک جگہ دیکھی۔ اور پھر حضرت صاحب کی خدمت میں اجازت کے لئے حاضر ہوا۔ عرض کیا۔ کہ حضور میں مکان کے لئے زمین لینا چاہتا ہوں۔ اور حکیم فضل الدین صاحب نے موقع بھی پسند کر لیا ہے۔ اگر حضور اجازت دیں تو لے لیں۔ فرمایا "کس جگہ" (ان دنوں یہاں صرف پرائمری سکول ہی مشہور عمارت تھی) ہم نے عرض کیا۔ حضور پرائمری سکول سے ورلی طرف۔ آپ نے فرمایا:۔

شاہ صاحب وہ تو بہت دور ہے۔ ہم دعا کر کے کل بتائیں گے۔

غرض دوسرے روز ہم پھر حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا حضور وہ بیعانہ مانگتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے دوست ہمارے پاس ہی رہیں۔ آپ اور آپ کے بھائی صاحب آپ کی بھاوج صاحبہ ابھی سب باہر ہیں جب آپ آئیں گے تو ہم خود آپ کے لئے جگہ تجویز کریں گے۔ جب آپ فارغ ہو کر آئیں گے۔ تو ہم اپنے پاس آپ کو جگہ دیں گے۔

اس کے بعد ہم نے مکان کا ارادہ ترک کر دیا۔ پھر جب سنہ ۱۹۰۸ء میں میں ریٹائر ہو کر آیا۔ تو امیر المومنین سے مکان کے لئے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا جو جگہ آپ کو پسند ہو لے لیں۔ اگر گاؤں کے اندر پسند ہو تو اندر اگر باہر پسند ہو تو باہر لے لیں۔ میرے بھائی افضل شاہ صاحب نے کہا۔ کہ ناصر شاہ! حضور نے تو فرمایا تھا کہ اپنے پاس جگہ دینگے۔ اگر جگہ باہر خریدی تو پھر ہم دور ہی رہے۔ غرض موجودہ مکان کی جگہ تجویز ہوئی۔ یہ جگہ ایک ہندو کی تھی۔ اور حضرت صاحب کے مکان سے ابھی فاصلہ تھا۔ مگر بھائی نے کہا کہ اگرچہ یہ جگہ دور ہے۔ مگر پھر بھی باقی جگہوں سے نزدیک ہے۔ مگر اب خدا تعالیٰ کی شان دیکھو کہ قصر خلافت تعمیر ہو گیا ہے۔ اور صرف ایک اینٹ کا فرق رہ گیا ہے۔

یہ حضور کی پیشگوئی تھی۔ جو مکان کے رنگ میں اس طرح پوری ہوئی۔

(اسی سلسلہ میں مکرمی میرزا اعظم بیگ صاحب جو شاہ صاحب کے نسبتی فرزند ہیں۔ انہوں نے الفضل میں آپ کے حالات پر کچھ باتیں لکھی ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ ان کو بھی اس جگہ درج کر دوں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

حضرت سید ناصر شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت قدیمی اور ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ یکم جنوری سنہ ۱۹۳۶ء اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کشمیر میں ایس ڈی او تھے۔ اور پنشن لینے پر دارالامان میں ہجرت کر آئے آپ کا اصلی وطن لاہور تھا۔ وہاں کا مکان فروخت کر کے آپ نے وہ مکان بنایا۔ جو قصر خلافت سے ملحق ہے۔ آپ سنایا کرتے تھے۔ کہ دوران ملازمت میں میں نے ایک دفعہ انتہائی خواہش کی۔ کہ ملازمت چھوڑ کر قادیان آ جاؤں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ جس چیز سے مشیت ایزدی کے ماتحت آپ سے تعلق پڑا ہے۔ اسکو ہرگز ہرگز ہرگز نہ چھوڑو۔ مکان کے متعلق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آپ نے عرض کیا۔ کہ حضور میرا ارادہ ہے کہ میں یہاں مکان بناؤں تو آپ نے فرمایا۔ شاہ صاحب ابھی آپ ٹھیریں۔ ہم آپ کو اپنے پاس جگہ دیں گے۔

دارالامان میں آ کر آپ افسر مہمان خانہ اور پھر آپ افسر تعمیرات کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ مرض الموت کے شروع ایام میں درخواست لکھ کر دے دی۔ کہ مجھ سے اب کام نہیں ہو سکتا۔

حضرت شاہ صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو عشق تھا۔ ان کے ہمنشیں اس کا کسی قدر اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اکثر جاری رکھتے۔ اور اپنے مہمانوں دوستوں گھر والوں کو سناتے رہتے۔ انتہائی پُر کیف حالت میں اور پُر نم آنکھوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار جن میں تعلق باللہ کی روح پرور چاشنی مہیا کی گئی ہے۔ پڑھتے تو سننے والوں پر بھی وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں دو بار اور دیگر ایک دو کتب میں بھی آپ کے متعلق تفصیلی طور پر لکھا ہے۔ اس کے علاوہ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔

نانا جان حضرت میرزا ناصر نواب صاحب نے بہشتی مقبرہ کے راستہ پر ایک پل تعمیر کرنے کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ تاکہ دارالضعفاء اور بہشتی مقبرہ جانے والوں کے لئے آسانی ہو جائے جب یہ تحریک کی گئی۔ آپ کشمیر میں تھے۔ آپ گھر گئے۔ اور اپنی بیوی سے پوچھا۔ کہ کیا چندہ دینا چاہیئے انہوں نے جواب دیا۔ کہ جو آپ کی مرضی ہو دے دیں شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے یہ سوچا ہے۔ کہ اب کی بار جس قدر تمہاری مرضی ہو اتنا چندہ دیا جائے اس پر انہوں نے کہا۔ اچھا پانسو روپیہ دے دیں۔ شاہ صاحب نے پوچھا کیا پانسو روپیہ آپ کے پاس ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں موجود ہے۔ وہ روپیہ شاہ صاحب نے لے کر اسی وقت قادیان روانہ کر دیا۔ اور یہ پل جو آج بہشتی مقبرہ کے راستہ میں موجود ہے۔ اسی چندہ سے بنا ہے۔

ایک دفعہ آپ کشمیر میں تھے۔ کہ حج بیت اللہ کے ارادہ سے روپیہ جمع کیا۔ حج کے لئے تیار تھے۔ کہ آپ کو خواب میں بتلایا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی ضرورت ہے۔ جب آپ قادیان تشریف لائے۔ تو معلوم ہوا کہ نزول المسیح کا مسودہ تیار ہے۔ مگر روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے اشاعت معرض التواء میں پڑی ہے۔ آپ نے یہ سن کر اسی وقت ہزار یا ڈیڑھ ہزار روپیہ جو آپ کے پاس موجود تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور عرض کی۔ کہ حضور میں کشمیر میں جا کر طباعت کے لئے باقی جس قدر روپیہ کی ضرورت ہے۔ وہ بھی روانہ کر دونگا۔

آپ ایک نہایت پاکیزہ زندگی رکھنے والے کم گو۔ شریف النفس۔ بے ضرر۔ سادگی پسند۔ دوستوں پر انتہائی درجہ کا اعتماد رکھنے والے عابد متقی۔ حقوق اللہ و حقوق العباد کا پورا پورا لحاظ رکھنے والے۔ بے حد رحم دل اور رقیق القلب انسان تھے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نہایت وجیہہ اور خوش مذاق بزرگ تھے۔

جوانی کے ایام میں آپ نے کئی سال لاہور کے اکھاڑہ بوٹا مل میں فن کشتی سیکھا۔ اور اس فن میں اعلےٰ درجہ کی مہارت حاصل کی۔ گھوڑے کی سواری اور بندوق کے نشانہ کے بھی آپ ماہر تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا۔ کہ شاہ صاحب ابھی ٹھیریں ہم آپ کو اپنے پاس جگہ دیں گے۔ یہ بات اس طرح پوری ہوئی۔ کہ حضرت شاہ صاحب کو مکان کے لئے زمین ایسی جگہ ملی۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانوں کے قریب تھی۔ مگر درمیان میں کچھ حصہ ہندوؤں کا تھا۔ بعد میں وہ خریدا گیا۔ اور وہاں پر قصر خلافت تعمیر ہوا۔ اور اس طرح شاہ صاحب کا مکان ملحق ہو گیا۔ جب قصر خلافت تعمیر ہوا۔ تو اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شاہ صاحب سے اس خیال سے جو گفتگو فرمائی۔ کہ دفتر میں آدمیوں کی آمد و رفت سے آپ کو تکلیف محسوس ہوگی۔ وہ بھی اپنے اندر خادم و مخدوم کی محبت کی عجیب جھلک رکھتی ہے۔ حضرت امیر المومنین نے فرمایا شاہ صاحب دفتر آپ کے رہائشی مکان کے ساتھ بن جانے کی وجہ سے آپ کو اگر تکلیف ہے۔ تو آپ اپنے مکان کی قیمت لے لیں۔ اس

مکان کو اپنے کسی مصرف میں لے آئیں گے۔ شاہ صاحب نے عرض کیا۔ اگر حضور کو میرے مکان کی ضرورت ہے۔ تو مکان کیا میرا سب کچھ حاضر ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ نہیں شاہ صاحب اگر آپ کو تکلیف ہے۔ تو پھر ہم آپ کو اس کی قیمت دے دیتے ہیں۔ شاہ صاحب نے عرض کیا۔ حضور مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ بلکہ اس مکان میں رہائش عین راحت ہے۔

مرحوم اپنی زندگی میں ہی اپنی سب مرادوں کو پہونچ گئے۔ اور ایک نہایت ہی مطمئن قلب کے ساتھ اس جہاں سے رخصت ہوئے۔ باوجودیکہ آپ اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئے ہیں۔ مگر کبھی کسی وقت بھی آپ کی زبان سے ان کی بسر اوقات کے متعلق کسی تشویش کا اظہار نہیں ہوا۔ جس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ آپ قطعی طور پر اس بات پر یقین رکھتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ خود ان کا کفیل ہوگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ادب اور احترام کی یہ کیفیت تھی۔ کہ گھر میں کبھی اونچی آواز سے نہ بولتے تھے۔ بلکہ دوسروں کو اکثر روکتے رہتے۔ کہ شور نہ کرو۔ اور کہا کرتے۔ کہ اگر اونچا بولنا ہو۔ تو اچھی بات کو اونچا بیان کرو۔ تاکہ تمہاری طرف سے نیک اور اچھی آواز حضرت امیر المومنین تک پہونچے۔

بیماری کے ایام میں حضرت امیر المومنین کی طرف سے اخویم یحییٰ خاں صاحب مبلغ سو روپے لے کر آئے۔ یحییٰ خانصاحب نے ہاتھ آگے بڑھا کر کہا شاہ صاحب حضور نے یہ روپیہ آپ کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے پُرنم آنکھوں کے ساتھ جذبہ شکر سے لبریز ہو کر کہا جزاک اللہ۔ مگر روپیہ کو ہاتھ لگانے سے پہلے کہا۔ کہ خان صاحب اس میں سے وصیت کی رقم اور حضرت صاحب کے پچاس روپے جو میں نے بطور قرض ادا کرنے ہیں۔ وہ وضع کر کے باقی جو بچے وہ مجھے لادیں۔ پھر بقیہ روپیہ میں سے پانچ روپے بچا کر چھوٹے لڑکے عزیز احمد کو دیئے۔ کہ یہ حضرت امیر المومنین کی طرف سے آمدہ رقم میں سے ہیں۔۔۔۔۔۔ ان کو محفوظ رکھنا۔ میری یہ خواہش ہے۔ کہ میرا کفن ان روپوں سے خریدا جاتے۔ وہ روپے تو بیماری کے ایام میں خرچ ہو گئے۔ مگر انتہائی خوش قسمتی دیکھئے جب حضرت امیر المومنین کو اطلاع دی گئی۔ کہ شاہ صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ تو اطلاع آئی۔ کہ کفن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر سے آئیگا۔ چنانچہ اسی کفن میں آپ کو دفن کیا گیا۔

جس رات آپ کی وفات ہوئی۔ اسی شام ۵ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خود بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔ اور کافی دیر تک چارپائی کے قریب بیٹھے رہے۔ اور تیمارداری کے متعلق ہدایات دیتے رہے۔

نماز جنازہ حضرت امیر المومنین نے ۱ بجے کے قریب باغ میں پڑھائی۔ مگر جب حضور کو علم ہوا۔ کہ قبر قطعہ نمبر ۲ میں تیار کی گئی ہے۔ تو حضور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریب تر قبر تیار کی جائے اسی طرح آخری جگہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ کے مطابق شاہ صاحب کو آپ کے پاس ہی۔

حضرت شاہ صاحب نے مجھے ایک دفعہ بتلایا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجلس سے اٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔ میری گردن میں ہاتھ ڈال لیا۔ اور فرمانے لگے۔ شاہ صاحب حضرت صاحب جس طرح آپ کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اسے دیکھ کر خدا کی قسم ہمیں تو رشک آتا ہے۔

قادیان میں ہجرت کر کے آنے کے بعد آپ ایک عرصہ تک فوٹوگرافی کا کام کرتے رہے۔ آپ کی عادت بیکار بیٹھنے کی نہ تھی۔ چونکہ فوٹوگرافی قادیان میں اخراجات کو پورا نہیں کرتی۔ اسلئے گھڑی سازی کا کام بھی کر لیتے۔ اسیطرح آپ نے اپنی زندگی کے طرز عمل سے یہ سبق دیا۔ کہ انسان کو بیکار نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہیئے۔

آپ صدر انجمن احمدیہ کے افسر تعمیرات تھے۔ اور اس کام کو نہایت دیانت داری اور محنت سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ بڑے عابد۔ زاہد۔ متقی پرہیزگار تھے۔ باوجود بڑھاپے اور مرض کے آپ کبھی بیکار نہ رہتے تھے۔

جب ملتے ہنس کر اور مسکرا کر ملتے۔ اور خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے۔ کچھ عرصہ سے بیماری نے غلبہ کر لیا تھا۔ آخر کو آخر۔۔۔۔۔۔ اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حضرت امیر المومنین نے صدہا مومنوں کو لیکر نماز جنازہ پڑھائی۔ کندھا دیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں ان کی آخری قرارگاہ میں پہنچا دیا۔

اللہ تعالےٰ مرنے والے پر صدہا برکتیں نازل کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے (آمین)

شہنشاہ معظم کے جانشین ایڈورڈ ہشتم کی تخت نشینی کا اعلان کر دیا گیا

لنڈن ۲۲ جنوری سینٹ جیمز محل میں نئے شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی جانشینی کا اعلان کر دیا گیا۔ اور اس موقعہ پر آپ نے سابق بادشاہ کی روایات کو برقرار رکھنے کا حلف لیا۔

وزیر اعظم کی تقریر

اس کے بعد مسٹر بالڈون وزیر اعظم نے ہز میجسٹی کی وفات کی افسوسناک خبر براڈکاسٹ کی۔ اور برطانیہ کے علاوہ تمام سلطنت کے اس نقصان عظیم کا اعتراف کیا۔ آپ نے کہا کہ انہیں گذشتہ پچیس کی حکمرانی میں کوئی آرام وسکون نہ حاصل ہوا تھا۔ اس عرصہ میں تمام دنیا بے چینی کی حالت میں رہی۔ جس سے انہیں قدرتی طور پر آرام وسکون حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ آپ آخری دم تک اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ بیماری کے دوران میں بادشاہ کو ایک وقت جب جوش آیا۔ تو انہوں نے اپنے سکرٹری کو بلایا۔ اور دریافت کیا۔ "سلطنت کا کیا حال ہے؟" سکرٹری نے جواب دیا سلطنت کا حال اچھا ہے۔ بادشاہ مسکرائے اور پھر بے ہوش ہو گئے۔ اس وقت جارج پنجم کی یاد اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ ہم نئے بادشاہ کی جو اس وقت تک پرنس آف ویلز تھے۔ عزت کریں۔ اور ان کی اطاعت قبول کریں۔ جونہی وہ بادشاہ کی ذمہ داریاں اپنے سر پر لیں گے۔ ہمیں ان کی امداد کرنی لازمی ہو جائیگی۔ اس وقت وہ اپنی طاقت کے عروج پر پہنچ گئے ہیں۔ اور اس وقت تمام سلطنت میں ان کے نام کا ڈنکہ بج رہا ہے۔ ہمارے بادشاہ اس اتحاد کو جوان کے لئے ہمارے دل میں ہے۔ بخوبی سمجھتے ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف ہماری حلف وفاداری کے مالک ہیں۔ بلکہ اپنی رعایا کی وفاداری اور عقیدت بھرے جذبات کو بھی حاصل کر رہے ہیں۔ خدا انہیں کامیابی عطا کرے۔

نئے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کی تقریر

ملک معظم شاہ ایڈورڈ ہشتم نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا میرے پیارے والد حضور ملک معظم کی وفات سے جو ناقابل تلافی نقصان سلطنت برطانیہ کو پہنچا ہے۔ اس سے حکومت کا بار میرے کندھوں پر آ پڑا ہے۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ آپ اور میری دوسری رعایا اور باقی دنیا بھی میرے غم کو کس قدر محسوس کر رہی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ میری پیاری والدہ سے آپ ہمدردی کریں گے۔ میرے والد نے آج سے ۲۶ برس پہلے یہاں ہی کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا۔ کہ میں قانون حکومت کو قائم رکھوں گا۔ ہم بھی اسی طریق پر چلنے کا عزم رکھتے ہیں۔ اور جس طرح انہوں نے ساری عمر اپنی رعایا کی بہتری اور بہبودی اور خوشی کے لئے محنت کی۔ ہم بھی اس مقصد کے لئے سعی بلیغ کرینگے ہم پارلیمنٹ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس مشکل کام میں ہماری مدد کریگی۔

اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا اس میں ہماری رہبری کرے۔

وائسرائے ہند کی تقریر

نئی دہلی ۲۲ جنوری وائسرائے ہاؤس کی سیڑھیوں سے دوپہر کے بعد پانچ بجے وائسرائے نے نئے بادشاہ کی جانشینی کا اعلان کیا۔ نیز گورنر جنرل کونسل نے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ ہز میجسٹی شاہ ایڈورڈ ہشتم سلطنت کے حکمران اور محافظ مذہب جانشین ہوئے ہیں اسی تقریب میں آج ایک سو ایک توپوں کی سلامی اتاری گئی۔

پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کی توقع

لنڈن ۲۲ جنوری شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کے سریر آرائے تخت ہونے پر مقامی پولیٹیکل حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یوم تاجپوشی پر ہندوستان کے تمام پولیٹکل قیدیوں کو رہا کیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں یہ معلوم ہوا ہے کہ میسرز میتر براکوے اور میکلٹن وغیرہ اصحاب جو ہندوستانی پولیٹیکل خواہشات سے ہمدردی رکھتے ہیں ایک پولیٹیکل پارٹی قائم کر رہے ہیں۔ جو کہ نئے ملک معظم کی خدمت میں ایک وفد کی صورت میں باریاب ہوگی۔

میرے مشاہدات و تاثرات

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ

(۳)

قادیان میں برقی روشنی

میری پیدائش اگرچہ قادیان میں نہیں ہوئی۔ مگر پیدائش سے چند ماہ کے بعد جبکہ میں ماں کی گود میں شیر خوار بچہ تھا۔ قادیان میں لایا۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میری زندگی ساری کی ساری ہی قادیان میں گزری ہے۔ اور میں نے اپنی آنکھوں سے اس بستی میں اس نظارے کو دیکھا۔ جو قرآن کریم میں مر علیٰ قریۃ وھی خاویۃ علیٰ عروشھا الخ میں بیان فرمایا ہے۔ قادیان کے تمام ادوار میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے مجھے اسقدر حافظہ دیا ہے۔ کہ بچپن سے آج تک جو کچھ دیکھا۔ وہ اس میں محفوظ و مرکوز ہے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ ایک زمانہ تھا۔ کہ قادیان کے گلی کوچے بالکل ناہموار تھے۔ اور بعض راستوں کو ان کے گزرنے والوں نے کھنگریلے پتھروں سے ایک ناممکن العبور راستہ بنا دیا تھا۔ جو اس لئے رکھے ہوئے تھے۔ کہ ان گلیوں کے گندے پانی سے جو گلیوں میں کھڑا رہتا تھا۔ کچے مکانوں کی دیواریں بچ سکیں گزرنے والے راستوں پر غلاظتوں کے ڈھیر لگے رہتے تھے۔ اور جب سیلاب آتا تھا۔ تو شہر کے گلی کوچوں میں پانی کھڑا ہو جاتا تھا۔ اندھیری راتوں میں ایک پاؤں اوپر اور ایک نیچے پڑتا تھا۔ اس وقت ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کہ قادیان میں برقی روشنی کو ہم دیکھ سکیں گے۔ جب ہم کسی شہر میں جاتے۔ اور وہاں میونسپلٹیوں کی طرف سے لمپیں لگی ہوئی دیکھتے۔ تو ہمارا دل اس وقت خدا تعالےٰ کے حضور دعاؤں میں لگ جاتا۔ اور ہم دل سے چاہتے۔ کہ قادیان میں لمپوں کو دیکھیں۔ اس سے الحکم کے معزز قارئین اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ قادیان کی ابتدائی حالت کیا تھی۔ اس حالت میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتلایا۔ کہ یہ بستی جو اسوقت لوگوں کی نگاہ میں حقیر ہے۔ اور جس کے باشندوں کے لئے دنیاوی آرام کا کوئی سامان نہیں۔ ایک دن دین و دنیا کی تمام راحتوں اور آسائشوں کا مرکز بن جائے گی۔ جس طرح یہاں روحانی دنیا کے لئے ایک سورج چمکا۔ جو دنیا کو منور کر دیگا۔ ویسے یہاں دنیاوی ظلمتیں بھی بجلی کی روشنی سے پھاڑ دی جائیں گی۔ چنانچہ ہمارے دیکھتے دیکھتے قادیان کی آبادی بڑھنے لگی۔ گلیاں کوچے صاف ہونے لگے۔ گڑھے بھرے جانے لگے۔ اور زمین ہموار ہونے لگی۔ آخر قادیان کی گلیوں میں مٹی کے تیل کی لمپیں آگئیں۔ جب ہم نے ان لمپوں کو لگتے دیکھا۔ تو ہمارا دل خوشی سے اچھلنے لگا۔ مگر خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے منظور کر رکھا تھا۔ کہ وہ قادیان کی ترقی ہر رنگ میں دیکھائے۔ چنانچہ ۳۵ء کے آخر میں قادیان میں بجلی کی روشنی آگئی۔ اور وہ گمنام گاؤں اور وہ ظاہری صفائی کے لحاظ سے ایک ناقابل ذکر بستی۔ پنجاب کے بعض بڑے بڑے شہروں سے بہتر ہو گئی۔ اور قادیان کی گلیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جوتیوں کے طفیل بجلی کی روشنی نظر آنے لگی۔ دشمن اس سے نصیحت پکڑے یا نہ پکڑے۔ مگر ہمارے ایمان کی ترقی کے لئے یہ ایک بڑی بات ہے۔ چنانچہ اس سال جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی فرودگاہوں پر جلسہ گاہ میں۔ مینارۃ المسیح میں۔ مساجد میں۔ دکانوں میں۔ سڑکوں۔ لنگر خانہ میں مہمان خانہ میں الغرض کوئی ایسی جگہ نہ تھی۔ جہاں بجلی کی روشنی سے قادیان بقعہ نور نہ بنی ہو۔ مینارۃ المسیح کی روشنی میلوں تک نظر آ رہی تھی۔ اور قادیان اور اس کے سامنے کی زمینوں پر ایک نور کی چادر بچھی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ میں نے اس نظارہ کو دیکھا۔ اور اپنے دل سے کہا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بستی میں پیدا نہ ہوتے۔ تو آئندہ دو صدیوں میں بھی اس جگہ بجلی کی روشنی نہ آتی۔ میں نے کہا۔ کہ بے شک یہ روشنی اس لئے لائی گئی۔ کہ جس طرح خدا نے اس زمین کی تمام غلاظتوں اور ظلمتوں کو دور کر کے منور کر دیا۔ اور اب اس زمین پر ایک روشنی کی چادر بچھ رہی ہے۔ اسی طرح اس زمین سے ایک حقیقی نور کی لہر پیدا ہو رہی ہے۔ جو ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور ساری دنیا کو ڈھانپ رہی ہے اور یہ روشنی اس نور کے لئے بطور شاہد کے ہے جس طرح اس روشنی نے ہمارے قدموں کو گرنے سے بچالیا۔ اسی طرح اس نور نے لاکھوں بندوں کو ہلاکت سے بچالیا۔

الغرض

میرے لئے اور میری طرح لاکھوں انسانوں کے لئے یہ بھی حضرت مسیح موعود عؑ کی صداقت کا ایک نشان بن گئی۔ اور جلسہ کی رونق کو بہت بڑی حد تک بڑھانے کا باعث بن گئی۔

(۴)

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر

خدا تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ مسیح موعود سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ ایسے سامان پیدا کئے جاتے کہ تبلیغ آسانی سے دنیا کے کناروں تک پہنچ سکے چنانچہ اسی زمانہ نشر و اشاعت میں ایسی بہت سی ایجادیں پیدا ہو گئیں۔ جن سے بآسانی نشر و اشاعت ہو سکے۔ ان میں سے ایک ایجاد لاؤڈ سپیکر کی ہے۔ وہ قادیان جس کا نقشہ میں نے اوپر کھینچا ہے۔ جس کے متعلق یہ وہم بھی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ وہاں بجلی کی روشنی چمکے گی وہاں یہ کیسے خیال پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ لاؤڈ سپیکر لگایا جا سکے گا۔ اور ہزارہا بندگان خدا حق و صداقت کی باتیں سن سکیں گے۔ مگر وہ خدا جس نے مسیح موعود علیہ السلام کو نشر و اشاعت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ وہ خود سب سامان کر رہا ہے۔ چنانچہ اس سال کے امتیازات میں سے ایک لاؤڈ سپیکر کا جلسہ گاہ میں نصب کیا جانا ہے۔ میں جلسہ گاہ میں گیا۔ نور ہسپتال کے پاس سے میں نے فضاء میں ایک نغمہ پھیلا ہوا سنا۔ میرے کانوں کو یہ شیریں آواز بھلی معلوم ہوئی۔ میں جیسے جیسے آگے بڑھتا تھا۔ الفاظ صاف معلوم ہونے لگے۔ اور موسیقی کے نغمے بھلے معلوم ہوتے تھے۔ اسٹیج پر پہنچ کر دیکھا۔ کہ لاؤڈ سپیکر لگا ہوا ہے اور ایک نوجوان ایک نظم پڑھ رہا ہے۔ میں سٹیج پر بیٹھ گیا میرا تصور مجھے کہاں سے کہاں لے گیا۔ میں نے ان مخالفتوں پر ایک نظر کی۔ جو گذشتہ دو تین سال سے ہندوستان کے طول و عرض میں پیدا کی جا رہی ہیں۔ اخبارات کے ورقے میری آنکھوں کے سامنے الٹے جانے لگے۔ جن میں ایک ہی پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ کہ احمدیت مٹ رہی ہے۔ لوگ بھاگ رہے ہیں۔ احمدیوں کے اخلاص و محبت میں کمی آ رہی ہے۔ چندہ کوئی نہیں دیتا۔ وغیرہ وغیرہ۔

میں نے دیکھا۔ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پنجابی کے پاس بنگالی اور بنگالی کے پہلو میں دکنی۔ دکنی کے پاس یوپی کا انسان بیٹھا ہوا ہے۔ کسی کی زبان کچھ ہے۔ کسی کی بولی کچھ۔ سب ایک جذبہ اخلاص لے کر آئے ہوئے ہیں۔ سردیوں کے موسم میں ہزارہا میلوں کا سفر کر کے یہ لوگ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ کونسی چیز ان کو کھینچ کر لائی۔ میری نگاہ زمین سے بلند و بالا گیلریوں میں بھرے ہوئے فدائیوں کو دیکھتی تھی۔ اور حیران ہوتی تھی۔ کہ خدایا یہ اسقدر مخلوق کے دلوں میں تو نے الہام کیا۔ اور یہ ہندوستان کے کناروں سے کھینچے چلے آئے۔ ہزارہا روپیہ ان کے کرایوں میں صرف ہوا۔ اب بھی دشمن کہتا ہے۔ کہ جماعت بھاگ رہی ہے۔ میرے دل نے مجھ سے کہا۔ کہ ہاں وہ بھی سچ کہتے ہیں۔ احمدی واقعی بھاگ رہے ہیں۔ مگر اپنے امام کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ اور ان کا اخلاص ان کو مرکز سے مضبوط کر رہا ہے۔ اور یہ جلسہ اسکا زندہ ثبوت ہے۔ میرے تصور نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل اشعار میری آنکھوں کے سامنے کر دیئے۔ ؎

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کسقدر ہے ہر کنار
اس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر
جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مرور روزگار
اس زمانہ میں ذرا سوچو کہ میں کیا چیز تھا
جس زمانہ میں براہیں کا دیا تھا اشتہار
اب ذرا سوچو کہ اب چرچا مرا کیسا ہوا
کس طرح سرعت سے شہرت ہو گئی در ہر دیار
تھے رجوع خلق کے اسباب مال و علم و حکم
خاندان فقر بھی تھا باعث عز و وقار

اس رجوع خلائق کے نظارے کو آج ہم نے اس رنگ میں دیکھا۔ کہ بولنے والے کی آواز سٹیج سے لے کر دوسرے کنارے

تک پہنچ نہیں سکتی تھی۔ اور اس آواز کی کمزوری کو لاؤڈ سپیکر نے پورا کر دیا۔ میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ اور وہ خیالات کی آماجگاہ بن گیا۔ سٹیج اور ہزارہا بندگان خدا میری نظر سے پوشیدہ ہو گئے۔ اور میں خیالات کے دریا میں موجزن ہو گیا کہ یکدم ایک شور میرے کانوں میں پڑا۔ لوگوں میں گھبراہٹ دیکھی۔ ایک دوسرے سے پہلے اٹھنا چاہتا تھا۔ اور ہزارہا آدمیوں کی متحدہ آواز میرے کان میں پڑی۔ جو اللہ اکبر کا نعرہ لگا رہے تھے میں اپنے تخیلات کی دنیا سے چونکا۔ اور گھبرا کر اٹھا میں نے دیکھا۔ کہ شہزادہ امن۔ حسن و احسان میں خدا کے راستباز نبی کی نظیر۔ امیر المؤمنین سٹیج کی سیڑھیاں چڑھ رہا ہے۔ تب میں نے بھی سب کے ساتھ مل کر زور سے نعرہ لگایا۔

اللہ اکبر اللہ اکبر

(۵)

نیشنل لیگ کور

ہمارا روحانی تاجدار۔ ہمارے دلوں کا حکمران۔ جس کی آواز ہمارے لئے کرشن کی بانسری ہے۔ جس کے کلمات ہم میں نفخ روح کا کام کرتے ہیں۔ جس کی آنکھوں سے محبت کی بارش برستی ہے۔ جس کے ہونٹوں سے بولتے ہوئے پھول جھڑتے ہیں۔ جو اپنے کلام سے ہم کو متوالا بنا دیتا ہے جس کے لئے ہماری روح۔ ہماری جان۔ ہمارا مال ہماری عزت و آبرو۔ باپ اور ماں۔ اہل و عیال سب کچھ فدا ہیں۔ آیا اور بیٹھ گیا۔ دل اسکی محبت میں رقصاں تھے۔ آنکھیں اسکی طرف دیکھ کر بھرتی نہ تھیں۔ ہم اس کے نظارۂ دید میں محو تھے۔ کہ ہماری توجہ ایک اور منظر نے کھینچ لی۔ وہ کچھ نوجوان تھے۔ جو حضرت امام کے دائیں اور بائیں آگے اور پیچھے کھڑے تھے۔ ان کے جسموں پر خاکی وردیاں تھیں اور سینے پر پٹیاں۔ وردی پر سبز و سفید نشان تھے۔ ان کے چہروں پر شادمانی کی علامات تھیں۔ وہ فوج کے سپاہیوں کی طرح کھڑے ہو گئے۔ مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ محبت کے جذبات سے پُر ہیں۔ یہی وہ نیشنل لیگ کور کے نوجوان والنٹیئر تھے۔ جو حضرت امیر المؤمنین کے ساتھ سائے کی طرح رہتے ہیں۔ جنہوں نے کھانا پینا اور جلسہ کی دیگر مصروفیتوں کو چھوڑ دیا تھا۔

میں نے ہندوستان میں انگریزی فوجوں کو دیکھا۔ عراق میں عراقی۔ شام میں شامی اور فرانسیسی مقام پر ترکی افواج کو دیکھا۔ مصر میں مصری سپاہی چلتے پھرتے دیکھے۔ ہر قوم کی فوج کو دیکھ کر میرے دل میں الگ الگ جذبات پیدا ہوتے رہے۔ اسلامی فوجوں کو جب میں نے دیکھا میرا دل مسرت سے بھر گیا۔ لیکن جب میں نے احمدی نوجوانوں کو ایک وردی میں ملبوس۔ صبح سے شام تک خدمت میں محو دیکھا۔ تو میری مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اور جو جذبات میرے دل میں پیدا ہوئے انہیں صفحہ کاغذ پر لا نہیں سکتا۔

میں نے ان نوجوانوں کو دیکھا۔ کہ وہ حضرت امام کی موٹر کے آگے بڑی تیزی سے دوڑتے تھے۔ وہ راستے کی بھیڑ کو آسانی سے پھاڑ دیتے تھے۔ وہ دشمنوں کے لئے اپنے سینے کھولے ہوئے تھے۔ اطاعت اور وفاداری کے مجسمے تھے۔ میں نے ان کے کیمپ کو دیکھا۔ مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ ایسے شیر ہیں۔ جن پر سردی اور گرمی کا کوئی اثر نہیں۔ ٹھنڈی وردیوں میں ساری ساری رات انہوں نے پہرے دیئے۔ قادیان کی فضا میں ان کی رائٹ لیفٹ۔ اور ایک دو مجھے ایسی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ کہ میں ان کی اسی آواز پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھا۔

ان کا کیمپ الحکم بلڈنگ میں عرفانی کبیر کے وسیع اور فراخ مکان میں تھا۔ میں رات کے مختلف حصوں میں ان نوجوانوں کو دیکھتا۔ نہ ان کے چہروں پر گھبراہٹ ہوتی۔ نہ ان کے جسموں میں تھکان۔ نہ ان کی آنکھوں میں نیند۔ میں دیر دیر تک اس نظارے کو دیکھتا اور اپنے خیالات میں محو ہو جاتا کبھی کبھی میرے اندر ایک آواز اٹھتی جو کہتی۔

نوجوانان احمدیت زندہ باد

میں نے ان کی باتوں کو چھپ کر سنا۔ میں نے ان کے خیالات کا اندازہ لگایا۔ اور میں نے جانا۔ کہ ان میں سے ایک ایک نوجوان اپنے خون کا ایک ایک قطرہ امام کے قدموں میں قربان کرنے کے لئے تیار تھا۔ اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی وہ یہی کہتا۔ سہ

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہُوا

میں مشرقی مبالغہ سے کام نہیں لیتا۔ میں تخیلات کی موجوں پر تیر نہیں رہا۔ میرے کانوں نے سنا۔ میری آنکھوں نے دیکھا۔ میری روح نے محسوس کیا۔ تب میں نے اس حقیقت کا انکشاف کیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ بعض اوقات چوبیس گھنٹے تک وردی ان کے جسموں سے الگ نہیں ہوئی۔ مگر ان کے منہ سے حرف شکایت نہیں نکلا۔

کور کے نوجوانوں کی عید

عید کا دن تھا۔ ہر ایک شخص اپنے اپنے گھر میں عید کی خوشیاں منا رہا تھا۔ مگر ہمارے یہ نوجوان اسدن بھی اپنی خاکی وردی میں اپنے کیمپ میں اسی خوشی سے مگن تھے۔ کہ تاجدار روحانیت کی ہمرکابی کا فخر ان کو حاصل ہوگا۔ عید کے لذیذ کھانوں سے انہوں نے منہ موڑا۔ اور میں نے ان کی زبان سے حرف شکایت نہ سنا۔ میں نے اپنے دل سے اعتراف کیا۔ اور کہا کہ ان کی قربانی قابل تذکرہ اور قابل تبجیل ہے میں اس مضمون کو ادھورا سمجھوں گا۔ اگر میں دو نوجوانوں کا ذکر نہ کروں۔ پہلا نوجوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدی خاندان کا ایک رکن ہے۔ سلسلہ کی تاریخ میرزا نظام الدین اور امام الدین صاحبان کے تذکروں سے کبھی اغماض نہیں کر سکتی۔ انہوں نے اپنے زمانے میں سلسلہ کی مخالفت میں حصہ لیا۔ میں اسوقت ان امور کا تذکرہ نہیں کروں گا۔ میرزا نظام الدین صاحب قادیان کے ایک بارعب اور باوقار اور با اثر رئیس تھے لوگ ان کے نام سے لرزتے تھے۔

لفٹیننٹ میرزا گل محمدؐ

ان کے لخت جگر ہیں۔ مگر خدا تعالے کی قدرت کچھ اور چاہتی تھی ان کا مسلک باپ کے مسلک سے بالکل جدا ہُوا۔ وہ سلسلہ کی آغوش میں پلکر جوان ہوئے۔ امیرانہ اور رئیسانہ ٹھاٹھ رہا۔ مگر فوجی اور عسکری تربیت پائی۔ ان کو اپنے اخلاص اور محبت کے جوہر دکھانے کا کبھی موقع نہ ملا تھا۔ نیشنل لیگ کورز کی تکوین کے وقت اپنے آپ کو پریذیڈنٹ نیشنل لیگ قادیان کے سامنے بطور ایک سپاہی اور والنٹیئر کے پیش کرنے کے لئے لائے۔ مگر وہ ایک سیکشن کے کمانڈر مقرر ہوئے۔ جلدی جلدی حالات تبدیل ہو گئے۔ اور وہ سالار جیوش کے عہدے پر ترقی پا گئے۔ میرزا گل محمد صاحب جسے کل تک ہم ایک آرام طلب نوجوان ایک راحت پسند رئیس خیال کرتے تھے۔ ایک ایسا سپاہی ثابت ہُوا۔ جس نے دن رات ایک کر دیا۔ اطاعت و اخلاص کا وہ نمونہ دکھایا۔ کہ حیران کر دیا۔ میں نے ان کو رات کے ایک ایک بجے تک تمام کام اپنے ہاتھ سے سرانجام دیتے دیکھا۔ حضرت امام کے لئے ایسی فدائیت ان کے دل میں موجزن پائی کہ روح وجد کرنے لگی۔ جب جب حضرت امام کی سواری نکلی۔ میرزا گل محمد سب سے آگے نظر آئے۔ سارے انتظامات کو خود دیکھتے اور ساری ہدایات پر اپنے سامنے عمل کراتے۔ میں نے جب اس اخلاص و محبت اور اس جوش خدمت کو دیکھا۔ تو میری نگاہ میں ان کی عزت کا مقام بہت بلند ہو گیا۔ اور میں نے کہا۔

کہ گل محمد زندہ باد

دوسرا نوجوان کونسل کا ممبر ہے۔ ایک بڑے خاندان کا رکن ہے۔ قانون کا ماہر بار ایٹ لا رہے۔ اس کے سینے پر وردی اور نشان کیسے بھلے معلوم دیتے تھے۔ حضرت امام کے آگے گھوڑا دوڑاتے چلتا ہُوا مجھے ایسا پیارا معلوم ہوتا تھا کہ میرا دل چاہتا تھا۔ کہ اسے دیکھتا رہوں۔

اس کے خاندان کا طرۂ امتیاز عہد وفا اور خدمت امام ہے۔ جب حضرت لیکچر کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو حضور کے پیچھے گھنٹوں ایک ہی پوزیشن میں کھڑے رہتے۔ نہ حرکت ہوتی۔ نہ تھکان نہ چہرے پر کسی قسم کا بوجھ اور شکن۔ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا۔ کہ کسی فوجی آدمی کا بت نصب ہے۔

یہ ہمارے مایۂ ناز نوجوان چودھری اسد اللہ خاں تھے جوان کوروں کے قائد اعظم تھے۔ میں جب جب ان کو دیکھتا۔ تو کہتا۔

نعم القائد۔ و نعم الجیش

(۶)

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کا نظارہ

چونکہ یہ زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ اور اس زمانہ میں خدا تعالے نے اسلام کا غلبہ نشر و اشاعت کے ساتھ مقدر کر رکھا ہے۔ اس لئے اس زمانہ کے لئے

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

کی پیشگوئی چودہ سو سال پہلے فرما دی تھی۔ قادیان کے گلی کوچوں میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا عجیب نظارہ نظر آتا ہے۔ جگہ جگہ اسلامی لٹریچر فروخت ہو رہا ہے۔ کتابوں کی دکانوں پر ایک بھیڑ بھاڑ نظر آتی ہے۔ اخبارات کے دفتر کھلے ہوئے ہیں۔ اور ہر جگہ اشتہارات تقسیم ہو رہے ہیں۔ میں نے کتابوں ٹریکٹوں اخباروں کی اشاعت کے اس نظارے کو دیکھا اور اس نظارے میں ایک پر لطف نظارہ کشتی نوح کی اشاعت کا نظارہ تھا۔ خدا بھلا کرے مولوی ابو الفضل محمود کا جس نے کشتی نوح عمدہ کاغذ پر اچھی لکھائی اور چھپائی سے چھپوا کر اور صرف ایک آنہ فی نسخہ پر فروخت کر دی۔ سینکڑوں ہاتھ کشتی نوح کی طرف بڑھتے تھے۔ اور کشتی نوح قیمت ایک آنہ کی آواز ہر طرف سے سنائی دیتی تھی۔ میں دیر تک کھڑا ہو کر اس نظارے کو دیکھتا رہا۔ اور پھر میں نے کہا۔ کہ واقعی یہ زمانہ

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کا زمانہ ہے

(۷)

موٹروں کی کثرت

بڑے بڑے شہروں میں سینکڑوں نہیں ہزارہا موٹریں چلتی ہیں۔ مگر ان کا چلنا اور ان کا وجود کسی انسان کے لئے تعجب انگیز نہیں ہوتا۔ دولت اور مال کی وہاں وہ کثرت ہوتی ہے۔ کہ کوئی کسی کی موٹر کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ مگر قادیان ایک ایسا مقام ہے۔ جس کے متعلق بڑے بڑے دعویدار پیدا ہوئے۔ کہ وہ اسجگہ کو مٹا دیں گے۔ میں نے خود ایک جلدباز انسان کے منہ سے سنا۔ کہ قادیان کی اینٹیں ہم بیاس کے دریا میں پھینک دیں گے۔ اور اسی قسم کے دعوے اور بھی لوگوں سے سنے گئے۔ جو اپنی شہرت اور قوت پر نازاں تھے۔ ان کی مخالفت کو دیکھ کر کوتاہ بین انسان یہی خیال کریگا۔ کہ شاید یہ درست ہو۔ مگر میں نے دیکھا۔ کہ جس قادیان کو مٹانے کیلئے وہ زور مار رہے ہیں۔ اس قادیان میں اللہ تعالیٰ دور دور شہروں سے ایسے لوگوں کو لایا۔ جو مالدار اور بڑے طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ قادیان کی بستی موٹروں کی کثرت سے بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ اور اسمیں اعدد دنیا کے کسی بڑے شہر میں اس لحاظ سے کوئی امتیاز نظر نہیں آتا تھا۔ میں ان مخالفتوں کا تصور کرتا اور مخلوق خدا کا اسقدر رجوع دیکھ کر اپنے سید و مولیٰ پر درود اور سلام بھیجتا تھا۔ جس نے پہلے سے بتلا دیا تھا۔

وصایا

نمبر ۴۴۵ ۔ منکہ منشی علی بخش ولد ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت ۔ عمر ۵۴ سال تاریخ فروری ۱۹۳۱ء ساکن موضع صریح ڈاک خانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے ۔ جو اس وقت مبلغ ۲۸ روپیہ ماہوار ہے ۔ اور میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا ۔ اس کے علاوہ میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری جو جائیداد ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ لیکن ایسی رقوم جو میں اس مد میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ کے علاوہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں ۔ وہ متروکہ کے دسویں حصہ سے منہا کردی جائیگی

العبد ۔ کمترین علی بخش ۔ مدرسہ سکرٹری انجمن احمدیہ صریح ۔ بقلم خود

گواہ شد ۔ نواب الدین کلرک ہیڈ کوارٹر لاہور ڈسٹرکٹ چھاؤنی لاہور ۔ حال وارد صریح ۔

گواہ شد ۔ میاں فتح دین حکیم احمدی ۔ صریح بقلم خود

نمبر ۴۳۷۳ ۔ منکہ جنت بی بی زوجہ عبدالحق قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوبہ حال کھاریاں ڈاکخانہ و تحصیل خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میرے پاس اس وقت صرف زیور از قسم سونا ۳ تولہ ہے ۔ جس کی قیمت قریباً ۱۰۰/۰ روپیہ ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کی ۱/۱۰ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ سوائے مذکورہ بالا جائیداد کے اور کوئی جائیداد نہیں ۔ بعد منظوری وصیت ہذا رقم ۱/۱۰ حصہ زیور کی یکشت ادا کردونگی ۔ لہٰذا وصیت ہذا تحریر کردیتی ہوں ۔ کہ سند رہے ۔ ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء

العبد ۔ جنت بی بی زوجہ عبدالحق احمدی (کھاریاں ۔ نشان انگوٹھہ جنت بی بی)

گواہ شد ۔ نورالدین والد موصیہ

گواہ شد محمد الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ تہال بقلم خود

نمبر ۴۴۴۳ ۔ منکہ عمر بی بی زوجہ میاں فتح الدین صاحب حکیم قوم شیخ ساکن صریح ڈاک خانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے ۔

مہر بذمہ خاوند دوصد روپیہ ۔ زیور قیمتی یکصد روپیہ ۔ نقد پچاس روپیہ ۔ کل میزان تین صد پچاس روپیہ ۔ میں وصیت کرتی ہوں ۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری اس جائیداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اور اگر کوئی رقم اپنی زندگی میں اس مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو وہ رقم حصہ وصیت و احب اللادا میں شمار ہوگی ۔ میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری وصیت پر مندرجہ بالا رقوم کے علاوہ بھی اگر کوئی میری جائیداد یا متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ فقط ۔

العبد ۔ نشان انگوٹھا عمر بی بی موصیہ موضع صریح تحصیل نکودر ۔ ضلع جالندھر ۔

گواہ شد ۔ میاں فتح الدین صاحب حکیم احمدی بقلم خود خاوند موصیہ ۔

گواہ شد ۔ نواب الدین راقم الحروف پسر موصیہ کلرک ہیڈ کوارٹر لاہور ڈسٹرکٹ لاہور چھاؤنی حال وارد صریح ۔

نمبر ۴۳۰۰ ۔ منکہ محبوب بیگم زوجہ حافظ محمد عبداللہ صاحب قوم شیخ انصاری عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن صریح ڈاک خانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری جائیداد اس وقت زیور قیمتی ۳۷/- روپیہ اس کے علاوہ مبلغ پانصد روپیہ بابت حق مہر جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے ۔ اور تاحال وصول کرنا باقی ہے ۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر جائیداد ہو ۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے کوئی رسید حاصل کرلوں ۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی ۔

العبد ۔ محبوب بیگم بقلم خود

گواہ شد ۔ میاں فتح الدین والد موصیہ ساکن صریح ۔ بقلم خود ۔

گواہ شد ۔ حافظ محمد عبداللہ احمدی ۔ خاوند موصیہ ۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ گھلن ۔ حال ٹیچر ڈی ۔ بی ہائی سکول نکودر ۔ ضلع جالندھر ۔ بقلم خود

نمبر ۴۹۱۸ ۔ منکہ رفیع الدین ولد حکیم سراج الدین قوم جنجوعہ ساکن مڈھ رانجھا ضلع شاہ پور ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میں آجکل سرکاری مدرسہ میں بمشاہرہ ۴۰ روپے ماہوار کا مدرس ہوں ۔ اس کا دہم حصہ آمد انشاءاللہ تعالےٰ ماہواری تنخواہ وصول ہوتے ہی مبلغ ۴/- دفتر محاسب میں روانہ کرکے رسید حاصل کرتا رہوں گا ۔ اگر تنخواہ مذکورہ میں خدا تعالےٰ ترقی دیگا تو اس کا بھی دسواں حصہ بتوفیق الٰہی تادم آمد انشاءاللہ تعالیٰ ادا کرتا رہونگا ۔ علاوہ ازیں اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں یا میری وفات پر ثابت ہو ۔ تو اس کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔

العبد ۔ خاکسار رفیع الدین بقلم خود

گواہ شد ۔ سید محمد لطیف مبلغ قادیان شریف بقلم خود ۱۲/۵/۳۵ ۔

گواہ شد ۔ احمد اللہ خان ۔ قادیان ۔ دارالضعفاء

نمبر ۴۷۱۷ ۔ منکہ محمد نذر خاں ولد عطا محمد خاں قوم افغان ساکن سیالکوٹ صدر بازار بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۱/۱۹۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میرے پاس اس وقت بلا شرکت غیرے مبلغ ۱۲۰۰/۰ بارہ سو روپیہ نقد موجود ہے ۔ اس کا چوتھا حصہ مبلغ ۔ مبلغ تین صد روپیہ جو کہ سنگر مشین کمپنی میں بطور نقد ضمانت جمع ہے بروئے اس تحریر کے وصیت کرتا ہوں ۔ کہ میرے مرنے کے بعد چوتھا حصہ یعنی مبلغ ۳۰۰/۰ روپیہ جمع شدہ سنگر کمپنی کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں نے یہ روپیہ اپنی زندگی میں وصول کرلیا تو میں انشاءاللہ تعالیٰ جلد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردونگا اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا یا ثابت ہوگی تو اس اسی قدر حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ تحریر ۲۰ جنوری ۱۹۲۰ء

العبد ۔ محمد نذر خاں مینجر سنگر مشین کمپنی لاہور ۲۰/۱/۱۹۲۰

گواہ شد ۔ عبدالحمید ریلوے آڈیٹر محاسب انجمن احمدیہ لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۲۰ء

گواہ شد ۔ دلاور شاہ احمدی سیکرٹری تبلیغ کوچہ چابک سواراں لاہور ۔ ۲۰ جنوری ۱۹۲۰ء

نمبر ۴۲۸۵ ۔ منکہ سردار علی شاہ ولد سید عنایت علی شاہ قوم سید عمر ۳۵ سال ساکن میرپور ریاست جموں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۴/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ۔

بونس وغیرہ ۲۳۰۰/۰ روپیہ ۔ مکان ۸۰۰/۰ روپیہ زمین ۵۰۰/۰ روپیہ ۔ کل ۳۶۰۰/۰ روپیہ ۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے ۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے ۔ جو اس وقت ۶۰/۰ روپے ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا ۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں ۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وصیت ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

العبد ۔ سردار علی بکنگ کلرک ۔

گواہ شد ۔ غلام مرتضےٰ ولد شیخ احمد دین گوجرانوالہ ۔ حال مدرس ٹبی ضلع پشاور بقلم خود

گواہ شد ۔ دانشمند احمدی ولد عبدالمنان خاں موضع جوب بانڈہ ڈاک خانہ ٹبی ضلع پشاور

نمبر ۴۱۵۸ ۔ منکہ اللہ بخش ولد نبا صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن رام گڑھ ڈاک خانہ ماچھی واڑہ تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۷/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے

میں اس وقت اپنی جائیداد ۴۰/۰ گھماؤں اراضی کے ۱/۲ حصہ کا جو بیس گھماؤں ہے پر قابض ہوں ۔ جو تقریباً دو ہزار کی مالیت کی ہوگی ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی اس جائیداد موجودہ سے زائد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں کوئی

رقم منجملہ قیمت جائیداد حصہ وصیت کردہ 1/10 مبلغ ۲۰۰/۰ دو صد روپیہ میں سے اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اسکی رسید ہوگا۔ جو اصل رقم وصیت کردہ 1/10 حصہ سے منہا تصور ہوگی۔

العبد۔ اللہ بخش موصی ولد نبا صاحب۔ ساکن رام گڑھ۔

گواہ شد۔ محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال قادیان۔ بقلم خود۔

گواہ شد۔ قاضی خدا بخش موصی ساکن غوث گڑھ۔

گواہ شد۔ نور محمد۔ امیر جماعت احمدیہ غوث گڑھ بقلم خود۔

گواہ شد۔ حکیم عبد الرحمٰن قریشی غوث گڑھ

نمبر ۵۳۳۴ ۔ منکہ برکت علی ولد نبی بخش صاحب قوم ملک کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ۶ سال۔ قادیان محلہ دار الفضل ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۵/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) مکان رہائشی قصبہ جالپو جٹاں ضلع گجرات۔ محلہ منڈی۔ بلا شراکت غیرے قیمتی ۱۰۰۰/۰ روپیہ

(۲) زمین بقدر ایک کنال محلہ دار الفضل متصل فارم۔ قیمت ۴۵۰/۰ روپیہ۔ کل میزان ۱۴۵۰/۰

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۴۷/- روپے ماہوار ہے۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ ہر ماہ ادا کرتا رہونگا۔

العبد۔ برکت علی احمدی بقلم خود۔ منشی محکمہ نہر گوہر ڈویژن شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ نذر حسین لفٹیننٹ بقلم خود۔

گواہ شد۔ کرم داد خاں جمعدار پنشنر محلہ دار الفضل ۱۱/۳۵/۷

نمبر ۵۰۷ ۔ منکہ عبد اللہ ولد کرم بخش قوم زرگر ساکن پھیرو چیچی ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بفضل خداوند کریم و رحیم ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔

لہٰذا وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے۔ مورخہ ۱/۱۰/۲۲

العبد۔ عبد اللہ ولد کرم بخش زرگر ساکن پھیرو چیچی ضلع گورداسپور۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ بقلم خود سلطان علی ارائیں۔ ساکن پھیرو چیچی۔

گواہ شد۔ احمد الدین زرگر بقلم خود ولد محمد عارف زرگر

نمبر ۳۷۲۲ ۔ منکہ خیراں بی بی زوجہ میاں سراج الدین صاحب خادم مسجد اقصےٰ۔ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد یا کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری حسب ذیل جائیداد ہے۔

مہر مبلغ دو صد روپیہ جس کے عوض میرے شوہر نے مکان واقعہ دار الرحمت کا 1/2 حصہ میرے پاس رہن رکھا ہوا ہے۔ اور میری کوئی جائیداد نہیں۔

العبد۔ خیراں بی بی زوجہ سراج الدین صاحب۔ قادیان۔

گواہ شد۔ علی احمد بقلم خود۔

گواہ شد۔ سراج الدین شوہر موصیہ۔

نمبر ۳۲۱۴ ۔ منکہ غلام رسول ولد محمد مخدوم قوم راجپوت کھوکھر۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن کوٹلی افغاناں۔ ڈاکخانہ رسول تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۳۵/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

اراضی مزروعہ تعدادی ۶۰ کنال واقعہ کوٹلی افغاناں قیمتی ۱۵۰۰/۰ روپیہ۔ اور ایک عدد مکان سکونتی خام واقعہ آبادی دہ مذکور قیمتی ۳۰۰/۰ روپیہ۔ کل قیمت جائیداد مذکورہ بالا مبلغ ۱۸۰۰/۰ روپیہ۔ پس میں وصیت کرتا ہوں کہ

میری وفات کے بعد مذکورہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم قیمت جائیداد مذکورہ بالا سے منہا کر دی جاویگی۔ اور اس کے علاوہ میں اپنی ماہوار آمد ۵۶/۸/۰ روپیہ کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

نیز بوقت بعد از وفات دیگر ثابت شدہ جائیداد کی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب ہوگی۔

العبد۔ غلام رسول ایس۔ وی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب بقلم خود

گواہ شد۔ نصر اللہ خاں احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب۔ ۱/۳۵/۳

گواہ شد۔ عبد الرحمٰن طالب علم فسٹ ایئر کلاس گورنمنٹ کالج شاہپور ولد غلام رسول موصی

نمبر ۳۲۴۴ ۔ منکہ فتح الدین ولد محمد بخش قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء۔ ساکن بھوپاں ڈاکخانہ جلالپور جٹاں تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۳۵/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

(۳) میری اس وقت موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) اراضی مرہونہ کی زر رہن ۱۷۸۲/۰ روپیہ۔ (۲) اراضی زرعی ملکیت خود چاہی و بارانی ۱۳ کنال ۵ مرلہ قیمتی ۱۷۶۰/۰ روپیہ۔ بروئے پتجالہ کاغذات سرکاری۔ کل میزان ۳۵۴۲/۰ روپیہ قیمت دسواں حصہ وصیت کردہ ۳۵۴/۴/۰ روپیہ۔

نوٹ:۔ میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ فتح الدین ولد محمد بخش قوم جٹ سکنہ بھوپاں تحصیل و ضلع گجرات بقلم خود موصی

گواہ شد۔ نواب خاں ولد فتح الدین موصی بقلم خود

گواہ شد۔ اکبر علی ولد علم الدین برادر زادہ موصی سکنہ بھوپاں

نمبر ۱۸۱۴ ۔ منکہ حشمت بی بی زوجہ غلام رسول قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی۔ ساکن سنگرور ڈاکخانہ خاص ریاست جیند بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۳۴/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ زیور حق مہر وغیرہ مالیتی دو صد روپیہ کی ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کرتی ہوں۔

اگر میں کوئی رقم حصہ جائیداد مذکورہ وصیت کردہ میں سے اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کروں گی تو اس کی رسید لونگی۔ جو اصل رقم وصیت کردہ حصہ سے منہا تصور ہوگی۔

نیز میری وفات کے وقت جو بھی جائیداد اس کے علاوہ زائد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ حشمت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ شیخ غلام رسول موصی خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد۔ سید محمد علی انسپکٹر بیت المال وصایا بقلم خود۔

نمبر ۳۶۷۲ ۔ منکہ غلام حسین ولد مستری امام الدین قوم لوہار۔ پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی۔ محلہ کنور گڑھ گوجرانوالہ تحصیل گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔ حال وارد ڈاک روڈ سندھ آئی۔ ٹی۔ ایس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ماہوار آمدنی مبلغ اڑتالیس ۴۸ روپیہ ہے کہ میں وصیت کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بہشتی مقبرہ کو ادا کرتا رہونگا۔ اور اس آمدنی کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر مرنے کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ غلام حسین ولد مستری امام الدین حال ملازم آئی۔ ٹی۔ ایس (بحروف اردو)

گواہ شد۔ عبد الحکیم احمدی کلرک کراچی (بحروف انگریزی)

گواہ شد۔ [illegible] جماعت احمدیہ کراچی [illegible] (بحروف انگریزی)

نمبر ۳۴۲۸ - منکہ عالم بی بی زوجہ احمد الدین خیاط - قوم کشمیری پیشہ خیاطت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی - ساکن قادیان ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جا سکے گی۔

(۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے مہر بصورت زیور مبلغ عہ/ ۲۰۰ روپے۔

العبد - (نشان انگوٹھا) عالم بی بی۔

گواہ شد - احمد الدین درزی خاوند موصیہ

گواہ شد - محمد عبد اللہ مولوی فاضل۔

نمبر ۴۴۵۱ - منکہ نعمت اللہ خاں ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب قوم ڈوگر - پیشہ تبلیغ عمر ۲۲ سال - پیدائشی احمدی - ساکن کھارا ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۷/۱۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ تنخواہ ۴۵/۰ روپے ماہوار ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی آمدنی کی صورت نہیں۔ میں اپنی آمد کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہونگا - موجودہ وقت میں ۱/۱۵ حصہ وضع کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو حصہ ادا کرونگا۔

نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد - نعمت اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد - مرزا برکت علی احمدی کارکن دعوۃ تبلیغ

گواہ شد - اللہ دتا جنرل سکرٹری انصار اللہ

نمبر ۴۴۵۷ - منکہ محمد اسماعیل دیال گڑھی ولد چوہدری حاکم الدین صاحب قوم جٹ - پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی - قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴/۱۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں - تنخواہ مبلغ ۴۰/۰ روپے ماہوار ہے - اس کے علاوہ کوئی آمدنی کی صورت نہیں - میں اپنی تنخواہ کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہونگا - موجودہ وقت ۱۵ ار فیصدی حصہ وضع کیا جاتا ہے - اس کے بعد اگر کمی بیشی ہوگی تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصہ ادا کرونگا -

اور نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد - محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مولوی فاضل

مبلغ سلسلہ عالیہ ۱۴/۱۲/۳۵

گواہ شد - رشید احمد ارشد - ہیڈ کلرک دفتر دعوۃ و تبلیغ - قادیان

گواہ شد - محمد نذیر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۴۴۶۷ - منکہ مستری اللہ بخش ولد بھولا قوم کمہار پیشہ دکان عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۱۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ایک مکان مالیتی ۱۲۰۰/۰ روپیہ کا محلہ دار الرحمت میں واقع ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرا گزارہ اس وقت دوکان کی آمد پر ہے۔ جو کہ ماہوار تخمیناً ۸/۰ ہے۔ اس کے بھی وصیت ۱/۱۰ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور حصہ کی مالک ہوگی۔

اصل مکان کی قیمت ۵۰۰/۰ روپیہ ہے اس میں سے ۳۰۰/۰ روپیہ اپنی اہلیہ کو حق مہر میں ادا کرنے ہیں۔ لہٰذا یہ رقم منہا کی گئی ہے۔

العبد - مستری اللہ بخش (نشان انگوٹھا)

گواہ شد - نور الدین پسر موصی مذکور۔

گواہ شد - محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان

گواہ شد - محمد اسماعیل کاتب الحروف پسر موصی مذکور

نمبر ۴۴۶۴ - منکہ عبد الحق کاتب ولد حکیم چراغ الدین قوم کھوکھر پیشہ کتابت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۸/۱۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اوسطاً بیش روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد - عبد الحق کاتب از قادیان محلہ دار الرحمت

گواہ شد - نور الحق قادیان محلہ دار الرحمت

گواہ شد - محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان

نمبر ۴۴۶۵ - منکہ مستری دین محمد ولد طالعمند صاحب قوم چغتہ پیشہ معماری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۲۱ء ساکن بکھو کے مستریاں ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ حال وارد قادیان محلہ دار الرحمت بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۱۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میرا سوائے ماہوار آمد کے میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میں بذریعہ تحریر ھذا اقرار کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمد کا جو کہ مبلغ بیش روپیہ ہے ۱/۱۰ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کو ادا کرتا رہونگا۔ اور انجمن مذکور کو جملہ متروکہ جو میری وفات پر پایا جائے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کا وارث قرار دیتا ہوں۔

والسلام

العبد - دین محمد بقلم خود

گواہ شد - محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان ۵/۱۱

گواہ شد - عبد المجید دوکاندار محلہ دار الرحمت قادیان

نمبر ۴۴۶۲ - منکہ طالعہ بی بی زوجہ عبد الحمید صاحب قوم جٹ پیشہ × عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۳/۱۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت کل جائیداد مبلغ ۲۵۰/۰ روپیہ ہے۔ اس میں مہر مبلغ یکصد روپیہ شامل ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔

العبد - نشان انگوٹھا (طالعہ بی بی)

گواہ شد - عبد الرحمٰن محصل محلہ دار البرکات

گواہ شد - محمود احمد سکرٹری وصایا محلہ دار الرحمت

گواہ شد - عبد المجید بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۴۴۵۶ - منکہ عبد المالک خاں ولد خان صاحب ذوالفقار علی خاں صاحب قوم صدیقی پیشہ تبلیغ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴/۱۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ تنخواہ ۴۵/۰ روپے ماہوار ہے۔ اور اس کے علاوہ آمدنی کی کوئی صورت نہیں۔ میں اپنی آمدنی کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہونگا موجودہ وقت میں ۱/۱۵ حصہ وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو حصہ ادا کرونگا۔

اور نیز میں اس کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد - عبد المالک خاں مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد - محمد نذیر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد - رشید احمد ارشد ہیڈ کلرک دعوۃ و تبلیغ قادیان

نمبر ۴۴۳۴ - منکہ عبد الواحد ولد الحاج محمد ادریس قوم ملایا ساکن تپاتوان تحصیل تپاتوان ضلع خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۴/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔

اس وقت میرا گزارہ ماہوا آمدنی پر ہے۔ جو کہ ۴۵/۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہونگا موجودہ وقت میں ۱/۱۵ وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصہ ادا کرتا رہونگا۔

اور نیز میں اس امر کی وصیت بھی کرتا ہوں کہ میرے

مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۸ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد - عبدالوحد سماٹری ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء
گواہ شد - محمد صدیق بقلم خود ۲۴/۱۰/۳۵
گواہ شد - عبدالرحیم نیر ۲۴/۱۰/۳۵

نمبر ۳۸۹۹ - منکہ شریفن زوجہ کرم الٰہی قوم ارائیں عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن خان پور - ڈاک خانہ سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۲/۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد بصورت مہر مبلغ یکصد پچاس روپیہ اور زیور یکصد پچیس روپیہ کا ہے - یعنی کل دو صد پچھتر روپیہ ہوا - جس کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اور میں جو رقم بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر دوں وہ میرے حصہ وصیت میں شمار کیا جاوے - اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - والسلام۔

العبد - شریفن موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد - چوہدری خدا بخش صاحب خسر موصیہ (نشان انگوٹھا)
گواہ چوہدری حسین بخش صاحب امین جماعت احمدیہ خان پور۔
گواہ شد - محمد حسین مبلغ سلسلہ احمدیہ

نمبر ۳۸۹۱ - منکہ رحیمن زوجہ چوہدری حسین بخش صاحب قوم ارائیں - عمر ۳۵ سال بیعت مارچ ۱۹۲۳ء ساکن خانپور تحصیل سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

کہ میری موجودہ جائیداد مہر مبلغ یک صد روپیہ اور زیورات کی قیمت کل مبلغ یک صد روپیہ ہے - یعنی کل رقم مبلغ دو صد روپیہ کی جائیداد ہے - جس میں سے میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اور میں جو رقم بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو روانہ کروں وہ رقم میرے حصہ وصیت میں شمار کی جایا کرے گی - اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - فقط

العبد - رحیمن موصیہ (نشان انگوٹھا)
گواہ شد - چوہدری جیوا خاں (نشان انگوٹھا)
گواہ شد - چوہدری حسین بخش خاوند موصیہ (نشان انگوٹھا)
کاتب محمد حسین مہتمم تبلیغ حلقہ انبالہ

نمبر ۳۸۸۸ - منکہ رشیدن بنت چوہدری کرم بخش صاحب ارائیں عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن خان پور تحصیل سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد مہر مبلغ یک صد روپیہ اور زیور مبلغ ۸۰ اسی روپیہ کا ہے - جو کل رقم ایک سو اسی ۱۸۰/ روپیہ کی جائیداد ہوتی ہے اس میں سے میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اور میں جو رقم بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ کروں وہ رقم میرے حصہ وصیت میں شمار کی جاوے گی - اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد - رشیدن موصیہ (نشان انگوٹھا)
گواہ شد - محمد اسمٰعیل بقلم خود
گواہ شد - سوندے خاں (نشان انگوٹھا)

نمبر ۳۸۸۹ - منکہ جنت بی بی زوجہ چوہدری عبدالکریم قوم آرائیں عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن خان پور تحصیل سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۲/۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد مہر حسب ذیل ہے۔ مبلغ دو صد روپیہ اور زیور مبلغ تین صد روپیہ کل میزان مبلغ پانصد روپیہ ہے - جس کے دسویں حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں - اور جو رقم میں بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو روانہ کروں وہ رقم میرے حصہ وصیت میں شمار کی جاوے اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - یعنی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی والسلام۔

العبد - جنت بی بی موصیہ (نشان انگوٹھا)
گواہ شد - چوہدری حسین بخش والد موصیہ
گواہ شد - عبدالکریم خاوند موصیہ نشان انگوٹھا
کاتب محمد حسین مہتمم تبلیغ حلقہ انبالہ

نمبر ۴۴۲۷ - منکہ محکم الدین صاحب ولد میاں سلطان محمد صاحب پیشہ پنشنر گورنمنٹ عمر ۷۵ سال ساکن کالا گجراں تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۸ء تحصیل جہلم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱/۱۰/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ایک مکان بمعہ بالاخانہ بعمارت پختہ و خام قیمتی دو ہزار روپیہ - ۸ گھماں ایک کنال زمین بارانی مزروعہ قسم اوسط و ناقص اس وقت دو ہزار روپیہ کل جائیداد کی قیمت میزان چار ہزار روپیہ ہے - لیکن میرا گزارہ مبلغ ۲۸/۰ روپے پنشن پر ہے - زمین مذکور کی آمدن اوسط درجہ تخمیناً چالیس روپیہ سالانہ ہوتی ہے تازیست اپنی جائیداد مذکور کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہونگا - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں - کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا - فقط۔ تاریخ ۱/۱۰/۳۵

العبد - محکم الدین موصی
گواہ شد - محمد عالم حال اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ریلوے سیکشن کالووال ضلع جہلم
گواہ شد - خوشی محمد احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ کالا
گواہ شد - موصی نمبر ۲۵۳ سکنہ ناگریاں ضلع گجرات

نوٹ :- (۱) ادائیگی چندہ وصیت ماہ نومبر سے شروع ہوگی - محکم الدین۔

نوٹ :- (۲) تحریر ہذا کے تخمیناً ۳ گھنٹہ کے بعد خاکسار دل میں دعا کر رہا تھا - کہ یا الٰہی یہ میری وصیت تیری بارگاہ میں قبول ہو - تو بے اختیار زبان پر فارسی زبان میں یہ الفاظ جاری ہوگئے
(سہ ہر آسماں مشو کہ باب رحمت بکشاید)
خاکسار محکم الدین

نمبر ۴۴۲۶ - منکہ امینہ بیگم صاحبہ بنت حافظ محمد امین صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۱۰/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں - اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ پچاس روپے تنخواہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی - میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد - امینہ بیگم بقلم خود معلمہ نصرت ہائی سکول قادیان
گواہ شد - عطاء الرحمٰن بقلم خود کلرک نظارت بیت المال قادیان
گواہ شد - ملک عبدالحق بقلم خود سیکرٹری تعلیم و تربیت محلہ ناصر آباد قادیان۔

نمبر ۳۹۸۴ - منکہ عبداللہ خاں ولد نگیا خاں قوم راجپوت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۳ء ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱/۹/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی - میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں - میرا گزارہ مزدوری وغیرہ پر ہے - میں آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا - میری آمدنی عـلہ روپیہ ماہوار ہے۔

العبد - عبداللہ خاں بقلم خود
گواہ شد - کرم داد خاں انسپکٹر وصایا دار الفضل
گواہ شد - میاں بھگا دوکاندار قادیان

نمبر ۴۴۲۹ - منکہ حسن بی بی بیوہ غلام رسول بنت نظام الدین صاحب قوم کشمیری بھٹی پیدائشی احمدی ساکن لوپر یوالہ ڈاک خانہ سوہدرہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱/۹/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

اگلے ماہ ہمارا ایڈیشن کی ابھی سے انتظار کریں

ایک مکان پختہ واقعہ لویریوالہ کا ۱/۸ حصہ قیمتی ۱۴۰/۰ روپیہ ایک کنٹھہ طلائی قیمتی ۱۴۰/۰ روپیہ۔ چوڑیاں نقرائی چھ عدد قیمتی ۵/۱/۰ روپیہ۔ مرکیا طلائی دو عدد قیمتی ۱۵/۰ روپیہ۔ نقد موجود مبلغ ۱۲۰/۰ روپیہ۔

(۲) اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی قیمت ۱۵۰/۰ روپے ہے۔

(۳) اس وقت میں بیوہ ہوں۔ آمدنی کی کوئی صورت نہیں رکھتی۔

(۴) میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۵) اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو۔ یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ اداشدہ شمار ہوگا۔ فقط مورخہ یکم اگست ۱۹۳۵ء

العبد۔ حسن بی بی بیوہ غلام رسول دفتر نظام الدین (موصیہ)

گواہ شد۔ عنایت اللہ ولد نظام الدین کشمیری بقلم خود

گواہ شد۔ محمد یوسف ولد غلام رسول بقلم خود۔ سکنہ لویریوالہ پسر موصیہ

کاتب عزیز احمد بقلم خود

نمبر ۴۴۹۷ ۔ منکہ خان محمد ولد وزیر خاں صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن لویری والہ ڈاک خانہ وزیر آباد تحصیل خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۶/۳۵ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت اراضی للعہ کنال واقعہ موضع لویری والہ قیمتی ۱۵۰/۰ روپیہ۔ اور ۳ کنال واقعہ مانسے والہ قیمتی ۱۱۰۰/۰ روپیہ۔ ۴ کنال واقعہ موضع شادی وال قیمتی ۶۵/۰ روپیہ ایک مکان سکونتی معہ بیٹھک واقعہ موضع لویری والہ قیمتی ۱۴۰۰/۰ روپیہ۔ ایک کنال زمین سفید واقعہ قادیان محلہ دارالرحمت قیمت ۲۵۰/۰ روپیہ۔ کل جائیداد ۲۷۶۵/۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اس کے سوا میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

علاوہ ازیں میں ۵۰/۰ روپے ماہوار پاتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر کوئی بمد وصیت جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم منہا ہوگی۔

مورخہ ۱۸ جون ۱۹۳۵ء

العبد۔ خان محمد ولد وزیر خاں قوم جٹ وڑائچ ساکن لویری والہ۔ تحصیل وزیر آباد۔ بقلم خود

گواہ شد۔ نور محمد ولد بہادر علی قوم راجپوت ساکن پاک پٹن۔ ضلع منٹگمری۔ کاتب وگواہ

گواہ شد۔ غلام احمد خاں ولد نتھے خاں راجپوت ایڈووکیٹ۔ امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور۔

نمبر ۴۳۹۶ ۔ منکہ سید بی بی زوجہ خان محمد صاحب قوم جٹ چیٹھہ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۰۹ء ساکن لویریوالہ ڈاک خانہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۶/۳۵ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد صرف زیورات مالیتی ۳۰۰/۰ روپیہ ہے۔ اور اس کے سوا کوئی جائیداد نہیں۔ میں تین سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس جائیداد میں سے کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس کی رسید حاصل کرونگی۔ جو اصل سے منہا ہوگی۔

میرے مرنے کے وقت اگر اس جائیداد سے بڑھ جائے تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ دینے کی ذمہ وار ہونگی۔

العبد۔ نشان انگوٹھا سید بی بی موصیہ

گواہ شد۔ نور محمد ولد بہادر علی قوم راجپوت کاتب ساکن پاک پٹن۔

گواہ شد۔ غلام احمد خاں ولد نتھے خاں راجپوت سڑوعہ ضلع ہوشیارپور

گواہ شد۔ خان محمد ولد وزیر خاں قوم جٹ وڑائچ۔ ساکن لویریوالہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ خاوند مسماۃ سید بی بی موصیہ۔ بقلم خود۔

نمبر ۴۴۱۲ ۔ منکہ لعل دین احمد صاحب ولد میاں محمد الدین صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن سیالکوٹ حال کمپالہ۔ ڈاک خانہ کمپالہ یوگنڈا ملک مشرقی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۷/۳۵ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

(۱) ایک مکان پختہ واقعہ کمپالہ۔ قیمتی ۱۳۰۰۰ شلنگ (تیرہ ہزار)

(۲) ۱۵ ایکڑ سٹو کمپالہ یوگنڈا کے ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔

(۳) ایک ۷۰۰/۰ شلنگ کا پوری رقم ادا کیا ہوا فاسٹڈی بانڈ واقعہ نیوزی لینڈ۔

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائیگا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری اگر کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مقررہ نہیں۔ بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ اس وقت اوسطاً ۹۰۰/۰ شلنگ ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں۔ فقط

العبد۔ لعل دین احمد احمدی بقلم خود ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء۔ کمپالہ یوگنڈہ برٹش ایسٹ افریقہ۔

گواہ شد۔ ملک نصر اللہ خان ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء

گواہ شد۔ مبارک احمد احمدی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء۔ کمپالہ مشرقی افریقہ

نمبر ۴۴۷۴ ۔ منکہ چراغ الدین صاحب ولد نظام الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی حال کمپالہ یوگنڈا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۶/۳۵ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں البتہ ایک ہزار شلنگ نقد میرے پاس جمع ہیں۔ جن کے ۱/۱۰ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۱۵۰/۰ شلنگ ماہوار ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۱۰۰/۰ شلنگ میں یکمشت نقد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بوساطت محاسب یوگنڈا داخل کر دیا ہے جو کہ ایک ہزار شلنگ کا دسواں حصہ ہے۔ اور ماہوار آمد کا دسواں حصہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہوار ادا کرتا رہونگا۔

العبد۔ چوہدری چراغ الدین احمدی پوسٹل ڈگ کمپالہ یوگنڈا

گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ۔ حال کمپالہ

گواہ شد۔ ملک نصر اللہ خاں احمدی کمپالہ ۶/۳۵ ۲

نمبر ۴۴۱۱ ۔ منکہ فیروز بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ × عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن کمپالہ ڈاکخانہ پوسٹ بکس نمبر ۲۹۴ کمپالہ یوگنڈا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۷/۳۵ ۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) زیور طلائی ۱۶ تولہ

(۲) مہر ۸۰۰/۰ شلنگ (پانصد روپیہ)

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس میں سے پچاس روپے (۵۰) یعنی ۸۰/۰ شلنگ اس وقت ادا کرتی ہوں۔

اس کے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ فیروز بیگم۔

گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مبلغ سلسلہ عالیہ ۷/۳۵ ۸ کمپالہ

گواہ شد۔ لعل دین احمد احمدی خاوند موصیہ کمپالہ یوگنڈہ

نمبر ۴۴۷۲ ۔ منکہ محمد شریف صاحب ولد منشی اللہ بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حال کمپالہ مشرقی افریقہ یوگنڈہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۶/۳۵ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(باقی صفحہ ۲۰ پر دیکھیں)

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر وپبلشر چھپکر دفتر اخبار الحکم واقعہ تراب منزل قادیان سے شائع ہوا۔

ریویو کا عید نمبر

اگر قارئین کرام اس مہینہ میں کوشش کر کے ہمیں ۵۰۰ نئے خریدار مہیا کر دیں تو نہ صرف وہ ایسا کرنے سے حضرت مسیح موعودؑ کے فرامین فرمودہ کو پورا کر کے ثواب کے مستحق ٹھیریں گے۔ بلکہ ہمیں بھی اس قابل بنا دینگے کہ ہم ان کی خدمت میں اس سال ریویو اُردو کا عید نمبر پیش کریں۔ یہ عید نمبر علمائے سلسلہ کے گرانقدر مذہبی۔ علمی اور ادبی مضامین کا مرقع ہوگا۔ اور کوشش کی جائیگی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی اسکیلئے کوئی مضمون مرحمت فرمائیں۔ امید ہے کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ تعاون کرینگے۔ نیز علمائے کرام سے توقع ہے کہ وہ مضامین ابھی سے لکھنا شروع کر دیں گے۔

خاکسار۔ مولوی نورالدین بی۔ اے۔ قائم مقام مینجر

موتیابند کی دوا

موتیابند کی بیماری میں چند سال تک پانی پکنے کا انتظار کرنے کے بعد بذریعہ عمل جراحی آنکھ سے پانی نکلوانے پر کہنے لگا۔ تو دوبارہ دنیا کی سیر کر لو۔ اور اگر آنکھ بگڑ گئی۔ تو زندگی کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا

یہ دوا خاص جڑی بوٹیوں کے مجموعہ سے طیار کی گئی ہے۔ جو موتیا کی بیماری کے واسطے ازحد مفید ہے۔ چند روز کے استعمال سے یہ دوا اپنا اثر دکھلانے لگتی ہے۔

نیز موتیابند کی وہ آنکھیں جو بن چکی ہیں۔ ان میں اکثر جلن۔ دھندلا پن یا آنکھ کے ڈھیلوں میں درد رہتا ہے۔ ان مریضوں کے واسطے بھی فائدہ مند ہے قیمت ایک سیشی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ عہ۔ تین شیشیوں کا سٹ ۳ روپے خرچہ وی پی و پیکنگ بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

آنکھوں کا ہسپتال قادیان (پنجاب)

احمدی حجاج کے آرام کیلئے

ہم نے احمدی حجاج کے حج کے لئے اس دفعہ خاص انتظام کیا ہے۔ جو احباب اس سال حج پر جانا چاہیں۔ وہ مجھ سے یا مینجر صاحب اخبار "سالار" ڈنکن روڈ نمبر ۲۲۵ سے خط و کتابت کریں۔ والسلام

(خاکسار محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان)

(۱) میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ (۲) میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ایک سو شلنگ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام

العبد۔ محمد شریف۔ گواہ شد۔ لعل دین احمد احمدی میڈیکل پریکٹیشنر کمپالہ یوگنڈہ۔ مشرقی افریقہ۔ گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد احمدی عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ ۲۶/۵/۳۵ حال کمپالہ

نمبر ۳۹۱۳ ۔ منکہ شیر محمد ولد الٰہی بخش صاحب قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۰۹ء ساکن اصل لاہور اندرون موچی دروازہ نواں محلہ حال ولیسٹ آسٹریلیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کے کل سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان قیمت پانچ ہزار روپیہ۔ ایک موٹر کار قیمت پانچ صد روپیہ۔ تجارتی مال پانچ صد روپیہ۔ کل جائیداد چھ ہزار کی ہے۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد۔ شیر محمد موصی مذکور دستخط اردو و انگریزی۔ گواہ شد۔ محمد حسن صوفی بن حاجی موسیٰ خان افغان

نمبر ۴۴۴۷ ۔ منکہ محمد صادق ولد محمد طفیل صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن قادیان محلہ دارالانوار ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۱۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری تنخواہ اس وقت دس روپے ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔

العبد۔ محمد صادق بقلم خود۔ کارکن نظارت کار خاص ۱۲۔۳۵۔۴

گواہ شد۔ خاکسار حشمت اللہ انچارج نور ہاسپٹل قادیان ۴۔۱۲۔۳۵

گواہ شد۔ برکت اللہ احمدی پوسٹل کلرک حال قادیان

اگلے ماہوار ایڈیشن کا ابھی سے انتظار کریں